ارضِ وطن

کامران رعد (لندن)

سنائیں کیا خبر ارضِ وطن کی
کہ بوئے خون ہے خوشبو چمن کی
زمیں پہ سرخ بارش ہے برستی
لہو لالی فلک سایہ فگن کی
کلاشنکوف کی آواز ڈھولک
کٹی شہ رگ کا خوں مہندی دلہن کی
تڑپ اٹھتے ہیں گل بادِ صبا سے
نَوا زخمی ہے ہر غنچہ دہن کی
ہر اک جاں کانپتی ہے زندگی سے
بپا ہر سو ہے ارزانی بدن کی
کسی کی آن ہے رقصاں برہنہ
سوالی لاش ہے کوئی کفن کی
قوی ہیکل عقابوں سے ہے عاجز
اکیلی فاختہ کمزور تن کی
زمیں پر چاند تارے مر رہے ہیں
ہوئی رفتار کج چرخِ کہن کی
مسلماں کو دکھائیں کیا کرشمہ
چِتا کو آرسی کیا سوختن کی
اِسی ڈر سے ڈبوتے ہیں سفینہ
نہ زد میں آئے بحرِ موجزن کی
بنے ہیں وہ محافظ عزّتوں کے
جہاں کو ہے خبر جن کے چلن کی
زباں پہ ذکر اور دامن پہ چھینٹے
نشانی بن گئی ہے بانکپن کی
قناعت، صبر اور ایماں بھلا کر
ہر اک کو کھوج ہے لعلِ یمن کی
معیشت کو شریعت کہنے والو
کرو تجدید مت مردہ فِتَن کی
کسی یونس کی تم کو بددعا ہے
کمر پہ ٹاٹ باندھو مرد و زن کی

یہی ہے آخری راہِ نجات اب
یونہی چارہ گری ہو گی دکھن کی